بچوں کی شادی کے لئے رکھے ہوئے پلاٹ پر قربانی کا حکم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2790

تاریخ اجراء: 06 ذو الحجۃ الحرام 1445ھ / 13 جون 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میں ہر سال قربانی کیا کرتا تھا، لیکن اس سال ذرا مجھ پر قرضہ چڑھا ہوا ہے، تو اتنی گنجائش نہیں کہ میں قربانی کا حصہ لے سکوں، البتہ دو پلاٹ میرے پاس ہیں جو کہ میں نے اپنے بچوں کی شادی کے لیے رکھے ہیں، مگر کوئی جمع پونجی نہیں ہے، جب بچوں کی شادیاں ہوں گی، تو ان پلاٹ کو بیچ کر شادی وغیرہ کے خرچے میں اس پلاٹ کی رقم صرف کروں گا، اب کیا اس صورت میں مجھ پر قربانی واجب ہو گی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قربانی واجب ہونے کیلئے نقد رقم یا سونا، چاندی ہونا ہی ضروری نہیں، اگر کسی کے پاس سونا، چاندی یا کرنسی نہ بھی ہو لیکن اُس کے پاس حاجتِ اصلیہ (یعنی جن چیزوں کے بغیر زندگی گزارنا دشوار ہوتا ہے، جیسے رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، کھانے کے لیے ضروری راشن، ضرورت کی سواری، گھریلو استعمال کا ضروری سامان وغیرہ) سے زائد کوئی ایسی چیز ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کو پہنچے تو اُس پر بھی قربانی واجب ہوتی ہے۔ پوچھی گئی صورت میں جو پلاٹ آپ نے بچوں کی شادی میں خرچ کرنے کیلئے رکھے ہیں، تو ظاہر ہے کہ یہ حاجتِ اصلیہ میں شمار نہیں ہوں گے، لہذا اگر قرض اور حاجت اصلیہ کو نکال کر موجودہ پلاٹوں کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کو پہنچے، یا اگر آپ کے پاس کچھ سونا چاندی بھی موجود ہو تو اس کے ساتھ مل کر، یا اگر کوئی اضافی سامان حاجت سے زائد موجود ہو تو اس کے ساتھ مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچے تو اس صورت میں آپ پر ضرور قربانی واجب ہو گی، ورنہ نہیں۔ قربانی واجب ہونے کی صورت میں اب آپ چاہیں تو قرض لے کر قربانی کریں، یا اپنی کوئی بھی چیز یا پلاٹ بیچ کر اس رقم سے قربانی کر لیں، بہر صورت قربانی تو آپ نے کرنا ہی ہو گی، نہ کرنے کی صورت میں آپ گنہگار ہوں گے۔

قربانی کے نصاب سے متعلق، بدائع الصنائع میں ہے: ”فلا بد من اعتبار الغنى وهو أن يكون في ملكه مائتا درهم أو عشرون دينارا أو شيء تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه وما يتأثث به وكسوته وخادمه وفرسه وسلاحه وما لا يستغنى عنه وهو نصاب صدقة الفطر“ ترجمہ: (قربانی واجب ہونے کیلئے) مالداری کا اعتبار ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ملکیت میں دو سو درہم (یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی) یا بیس دینار (یعنی ساڑھے سات تولہ سونا) ہو یا (حاجت اصلیہ جیسے) رہنے کا گھر، گھریلو خانہ داری کے سامان، کپڑے، خادم، گھوڑا، ہتھیار اور وہ اشیاء جن کے بغیر گزارہ نہ ہو، کے علاوہ کوئی ایسی چیز ہو جس کی قیمت اِس (یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے) تک پہنچتی ہو، (تو ایسے شخص پر قربانی واجب ہے) اور یہ ہی صدقہ فطر کا نصاب ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد6، کتاب التضحية، صفحه 283، دار الکتب العلمیه، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”جو شخص دو سو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دو سو درہم ہو وہ غنی ہے اوس پر قربانی واجب ہے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے، ان کے سوا جو چیزیں ہوں، وہ حاجت سے زائد ہیں۔“ (بہارِ شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 333، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حاجت سے زائد مکان جب خود یا دوسرے مال سے مل کر نصاب کو پہنچے تو قربانی واجب ہو گی، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے فتاویٰ رضویہ میں سوال ہوا کہ اگر زید کے پاس مکان سکونت کے علاوہ دو ایک اور (مکان) ہوں تو اس پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: ”واجب ہے جبکہ وہ مکان تنہا یا اس کے اور مال سے کہ حاجت اصلیہ سے زائد ہو مل کر چھپن روپے کی قیمت کو پہنچیں، اگرچہ مکانوں کو کرایہ پر چلاتا ہو، یا خالی پڑے ہوں یا سادی زمین ہو بلکہ مکان سکونت اتنا بڑا ہے کہ اس کا ایک حصہ اس کے جاڑے گرمی کی سکونت کے لئے کافی ہو اور دوسرا حصہ حاجت سے زائد ہو اور اس کی قیمت تنہا یا اسی قسم کے مال سے مل کر نصاب تک پہنچے جب بھی قربانی واجب ہے“۔

(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ 361، رضا فاونڈیشن، لاہور)

قربانی کیلئے جب نقد رقم نہ ہو، تو قرض لے کر یا کوئی چیز بیچ کر قربانی کرنا ہو گی، جیسا کہ فتاوی امجدیہ میں ہے: ”اگر قربانی اس پر واجب ہے اور اس وقت اس کے پاس روپیہ نہیں، تو قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کا جانور حاصل کرے اور قربانی کرے“۔ (فتاوی امجدیہ، حصہ 3، صفحہ 315، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net